سوال

(439)امام کیسا ہو؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارا امام ایک کاروباری آدمی ہے اور کاروبار کرتے وقت وہ غلط کام بھی کر لیتا ہے، ایسے حالات میں اس کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے، قرآن وحدیث کے مطابق امام کیسا ہونا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان ہونے کے ناطے کسی سے غلط کام ہو جانا بعید از عقل نہیں، امام بھی انسانوں میں سے ہے، اس سے بھی غلط کام ہو سکتا ہے، اس لئے ائمہ حضرات کی خردہ گیری نہیں کرنا چاہیے اور امام کا کاروباری ہونا بھی منصب امامت کے منافی نہیں۔ اگرچہ امام کو چاہیے کہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ ہو اور اعمال و اخلاق کے اعتبار سے اپنے مقتدیوں سے بہتر ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے : ’’ایسے لوگوں کو امام بناؤ جو تم میں بہتر ہوں، کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ایک قاصد کی حیثیت رکھتے ہیں۔[1]

اگرچہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس میں سلام بن سلیمان مدائنی راوی قابل حجت نہیں جیسا کہ امام ذہبی نے اس کی وضاحت کی ہے۔[2]

تاہم دیگر صحیح روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کو لوگوں کا ناپسندیدہ شخص نہیں ہونا چاہیے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ’’تین آدمیوں سے اللہ نماز قبول نہیں کرتا، ایک وہ جو (امامت کے لئے) قوم کے آگے ہوتا ہے لیکن وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہیں۔‘‘[3]

ان احادیث کے پیش نظر ہم کہتے ہیں کہ مسجد کے امام کو دوسرے لوگوں سے بہتر ہونا چاہیے لیکن وہ آخر انسان ہے اور اس سے کمی کوتاہی ہو سکتی ہے لہٰذا درگزر اور چشم پوشی سے کام لینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]سنن البیھقی ص ۹۰ ج ۳۔

[2]میزان الاعتدال ص ۱۷۸ ج ۲۔

[3]سنن أبي داود، الصلوة : ۵۹۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:391

محدث فتویٰ